روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | بدھ ۱۸ صفر ۱۴۱۰ھ ، ۲۰ تبوک ۱۳۶۸ ہش ، ۲۰ ستمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی مقام ہماری آخری منزل نہیں

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے فرمایا۔

"ترقی کی راہوں کے ہر مقام پر ہمیشہ یہ بات پیشِ نظر رہنی چاہیئے کہ کوئی مقام بھی ہماری آخری منزل نہیں ہے۔ اور اس طرح مستقبل کے لئے زیادہ بہتر لائحہ عمل طے کرنا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۲)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میں اگر کسی کے لئے دعا کروں اور خداتعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف نہیں وہ اس سے سچا تعلق نہیں رکھتا تو میری دُعا اس کو کیا فائدہ دیگی؟ لیکن اگر وہ صاف دل ہے اور کوئی کھوٹ نہیں رکھتا تو میری دُعا اس کے لئے نورٌ علیٰ نور ہو گی۔

زمینداروں کو دیکھا جاتا ہے دو دو پیسے کی خاطر خدا کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا انصاف اور ہمدردی چاہتا ہے اور وہ پسند کرتا ہے کہ لوگ فسق و فحشا اور بے حیائی سے باز آویں۔ جو ایسی حالت پیدا کرتے ہیں تو خداتعالےٰ کے فرشتے ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ مگر جب دل میں تقویٰ نہ ہو اور کچھ حصہ شیطان کا بھی ہو تو خدا شراکت پسند نہیں کرتا اور وہ سب چھوڑ کر شیطان کا کر دیتا ہے کیونکہ اس کی غیرت شرکت پسند نہیں کرتی پس جو بچنا چاہتا ہے اس کو ضروری ہے کہ وہ اکیلا خدا کا ہو۔"

"خدا تعالیٰ کبھی کسی صادق سے بیوفائی نہیں کرتا۔ ساری دنیا بھی اگر اس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اُس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔ خدا بڑی طاقت اور قدرت والا ہے اور انسان ایمان کی قوّت کے ساتھ اس کی حفاظت کے نیچے آتا ہے اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کے عجائبات دیکھتا ہے۔ پھر اس پر کوئی ذلّت نہ آوے گی۔ یاد رکھو خداتعالیٰ زبردست پر بھی زبردست ہے بلکہ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ سچّے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ اور اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے۔

ساری عزّتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیکھو بہت سے ابرار اخیار دنیا میں گزرے ہیں۔ اگر وہ دنیا دار ہوتے تو ان کے گزارے ادنیٰ درجہ کے ہوتے کوئی انکو پوچھتا بھی نہ۔ مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا۔ خداتعالیٰ پر سچّا یقین رکھو اور بدظنّی نہ کرو۔ جب اس کی بدبختی سے خدا پر بدظنی ہوتی ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے نہ روزہ نہ صدقات۔ بدظنّی ایمان کے درخت کو نشوونما ہونے نہیں دیتی بلکہ ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۹-۷۰)

مندرجہ ذیل افراد کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں

تمام متعلقہ ادارہ جات اور افراد اور جماعت احمدیہ مبائعین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ:

مندرجہ ذیل افراد جنہوں نے "احمدیوں کیلئے مخصوص کی گئی اقلیتی نشستوں" پر انتخاب میں بطور امیدوار۔ تجویز کنندہ یا تائید کنندہ حصہ لیا ہے۔ کبھی بھی جماعت احمدیہ کے مبائعین سے کوئی تعلق نہیں رہا۔

۱۔ راجہ خالد حمید خاں ابن راجہ عبدالرحمان خاں۔ ہاؤس نمبر ۴۳۸۵ محلہ سیرت گنج گوالمنڈی راولپنڈی۔
۲۔ لطیف احمد۔ راولپنڈی چھاؤنی۔
۳۔ آفتاب احمد۔ وارڈ نمبر ۳، راولپنڈی۔
۴۔ عبدالحمید ابن محمد امین۔ اسی سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔
۵۔ شیر محمد۔ وارڈ نمبر ۱۸، سرگودہا شہر۔
۶۔ ایم نواز وارڈ نمبر ۱۸۔ سرگودہا شہر۔
۷۔ کاشف نثار ابن شیخ نثار احمد ۳۶۰۷، ریلوے روڈ ملتان۔
۸۔ فیاض احمد ابن نثار احمد۔ ۳۶۰۷، ریلوے روڈ ملتان۔
۹۔ عامر خورشید ابن خورشید محمد چانڈیو ۳۶۰۷، ریلوے روڈ ملتان۔
۱۰۔ عارف نثار ابن نثار احمد ۳۶۰۷، ریلوے روڈ۔ ملتان
۱۱۔ رفیعہ خورشید زوجہ خورشید محمد چانڈیو ۳۶۰۷، ریلوے روڈ ملتان

(ناظر امور عامہ)

● مکرم نعیم احمد وڑائچ مربی سلسلہ پیر محل اور مکرم غلام مصطفیٰ حسن صاحب آف پیر محل ۱۵ مولا میں اسیر ہیں۔ احباب سے دونوں دوستوں کی بریّت کی درخواست دُعا ہے۔

روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ ہی سے پیدا ہوتی ہے (براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۲۱۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰ تبوک ۱۳۶۸ ہش ـــ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۹ء

قادر خدا سے تعلق

کہتے ہیں ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص ڈوب رہا ہو اسے تنکا کوئی سہارا نہیں دے سکتا۔ اسے کسی ایسی چیز یا ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کو سنبھال سکے۔ پکڑ سکے اور پکڑے رکھے اور پھر بچا لے۔ اور یہ بات صرف ڈوبنے کی کیفیت ہی سے متعلق نہیں ہے۔ ہر شخص جو کسی مشکل میں پھنس جاتا ہے اسے کسی ایسے ہی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے مصیبت سے نکال لے اور اسکے حالات بہتر بنا دے بعض اوقات کسی اور شخص کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور اس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ کام آئے۔

اس انسانی فطرت کو مدنظر رکھ کر اگر غور کیا جائے تو انسان کو یہ بات سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آنی چاہیئے کہ اسے اپنی زندگی کو خطرات سے بچانے کے لئے اور اسے کامیاب بنانے کے لئے اگر دنیا کا سب سے بڑا سہارا مل جائے تو اسے کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے گی۔ اور سب سے بڑا سہارا ہے "خدا"۔ ہمارا خدا جو سب طاقتوں سے بڑھ کر طاقت ہے اور جو نہ صرف بذاتِ خود سب سے زیادہ بڑی طاقت ہے بلکہ جس کسی کو بھی سہارے کی ضرورت ہے۔ اور ہم سب کو سہارے کی ضرورت ہے۔ اس کی ہر ضرورت اور اس کی ہر کیفیت کو اس سے بھی بڑھ کر جانتا ہے۔ تو پھر کیوں نہ ہم خدا کو اپنا سہارا بنائیں۔ اسی کی طرف دیکھیں۔ اسی سے مانگیں۔ اور جو کچھ بھی ہے اسی کی طرف منسوب کریں۔ لیکن جیسا کہ سیدنا حضرت امام جماعت نے فرمایا ہے۔ اس سہارے کو اپنانے کے لئے ہمیں اس سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ تعلق دعاؤں کے ذریعہ جوڑا جا سکتا ہے۔ دعائیں اور دل سے نکلی ہوئی دعائیں احمدیت کے غلبہ کے لئے بھی حضورِ انور فرماتے ہیں کہ کامیابی پر کامیابی دیکھتے ہوئے ہمیں کبھی یہ خیال نہیں آنا چاہیئے کہ یہ سب کچھ ہم کر رہے ہیں یہ سب کچھ خدا کی طرف سے مل رہا ہے اور وہی ہمارے کام کو بڑھاوا دے رہا ہے اور ہر کامیابی حقیقت میں اسی کا جلوہ ہے۔ ان جلووں کو زیادہ سے زیادہ چمکدار بنانے کے لئے ہمیں اپنے خدا کے ساتھ تعلق کو مسلسل مضبوط سے مضبوط تر کرتے رہنا چاہیئے۔ اسباب بھی اُسی کا جلوہ ہیں۔ اور ان اسباب کے استعمال کے بعد کامیابی بھی اُسی کا جلوہ ہے۔ پس ہماری اصل بناء قادر خدا سے تعلق جوڑنے پر ہے۔

ان کے سازینہ کا زیر و بم غلط
ان کی ہر سُر تال ہے پیہم غلط
راگنی ان کی معانی سے تہی
ڈگڈگی بے وقت اور ڈم ڈم غلط

(ابوالاقبال)

○

خاموش رہیں تو کیسے رہیں دل روئے گا زاری ہوگی!
محبوب پکاریں گر تجھ کو لوگوں کی دل آزاری ہوگی!!

گلیوں گلیوں میں بھٹکیں گے دیوا نے سر ٹکرائیں گے
گر تو نہ ہماری بات سُنے کیسی اپنی خواری ہوگی؟

ہم راہِ وفا کے متوالے یُوں ہم سے وفا کی بات نہ کر!
جب سر سے کفن کو باندھیں گے جینے کی تیاری ہوگی

تم کرب و بلا کو بھول چکے ہم کو وہ ادائیں یاد ہیں سب
تم بعد میں سر کٹواؤ گے پہلے میری، باری ہوگی

ہم اپنی متاعِ دل لے کر دوڑیں گے جان لٹانے کو
شعلہ شعلہ دِل بھڑکے گا، آنکھوں میں چنگاری ہوگی

یہ عشق و وفا کی بازی ہے جو ہم نے لگائی ہے لوگو
بازی ہے تو بس بازی ہوگی، جیتی ہوگی ہاری ہوگی

وقت آئے گا تو کود پڑیں گے جان ہتھیلی پر لے کر
آدھی نہ رہے گی رسمِ وفا، جاری ہوگی ساری ہوگی

اللہ کی قسم! کعبہ کی قسم! تیار ہیں ہم مر مٹنے کو
للہ ہمیں یہ بتلا دو، کب رسمِ وفا جاری ہوگی

تم کاش ہمیں پہچان سکو، کچھ دل میں ہمارے جھانک سکو
عظمت کے یہاں سچ ہی سچ ہے نہ جھوٹ نہ عیاری ہوگی

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

○

ربوہ میں توسیع اشاعت الفضل کیلئے دورہ

مختلف مربیان سلسلہ ربوہ کے محلہ جات میں 'الفضل' کی توسیع اشاعت کے لئے دورے کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیدارانِ جماعت اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو)

۱۔ یہ عاجز راقم الحروف ۱۹۳۹ء سے لیکر ۱۹۴۶ء تک بحریہ کی ملازمت کے سلسلے میں بمبئی میں مقیم رہا سوائے ان چند وقفوں کے جبکہ کھلے سمندروں میں رہے۔ بمبئی میں حضرت نیرؓ صاحب سے اکثر صحبت رہی۔ حضرت کا قیام بھی بمبئی کے مختلف علاقوں میں رہا آخر میں آپ میرین ڈرائیو کی کوٹھی میں منتقل ہو گئے تھے جہاں آپ معہ بیگم صاحبہ اور دو پھول سی بچیوں کے مقیم رہے۔ خاکسار راقم الحروف کو جب بھی فرصت ملتی آپ کے ہاں حاضر ہوتا اور شفقتِ مادر جیسی دھیمی اور شیریں فضاؤں میں ہلکورے لیتا کبھی کبھی اپنے کسی ساتھی کو بھی بغرض نصیحت لے جاتا جسے آپ نہایت ملائمت بھرے دلنشین انداز میں دعوت الی اللہ دیتے اور وہ شخص محبت و سکون کی دولت وہاں سے لے کر لوٹتا۔

۲۔ آپ کے بمبئی میں قیام کے دوران میں ہی محترم جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ بمبئی کے قریب "دیہو روڈ" سے جہاں آپ فوج میں لیفٹننٹ کے عہدہ پر فائز تھے گاہے بگاہے حاضرِ خدمت ہوا کرتے تھے اور ایک دفعہ "یوم فضلِ عمر" پر انہوں نے "بالا وٹسکی" ہال میں تقریر بھی کی تھی جبکہ آپ یونیفارم میں ہی ملبوس تھے۔ محترم سیٹھ آدم اسماعیل صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) میزبان ہوئے تھے جبکہ اس خاکسار کو بھی شرفِ مہمانی حاصل ہوا تھا۔ محترم آرچرڈ صاحب کی تقریر انگریزی میں تھی اور موضوع تھا "میں احمدی کیوں ہوا"۔

۳۔ وہیں پر حضرت نیرؓ صاحب نے خاکسار راقم الحروف اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف کھاریاں کو حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں) کے اپنے قلمِ مبارک سے لکھے ہوئے خطوط کی زیارت بھی کروائی۔ ایک خط کے متعلق واقعہ سنایا کہ وہ قادیان سے باہر غالباً لاہور میں زیرِ تعلیم تھے کہ بیمار ہو گئے ڈاکٹروں نے تپ دق تشخیص کیا اور حکم لگایا کہ آخری مرحلہ ہے اور جانبر ہونا ناممکن ہے۔ اس زمانے میں تپ دق لاعلاج مرض سمجھا جاتا تھا۔ فرمایا کہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا کہ یہ بات ہے اور "بڑی شرم کے ساتھ یہ چار آنے نذرانہ بھیج رہا ہوں کہ میرے پاس یہی ہے۔ دُعا کریں"۔ اسی کارڈ پر لکھا ہوا جواب آیا جو خاکسار نے دیکھا

"دُعا کی ہے اللہ تعالےٰ
شفاء عطا فرمائے۔ پرسوں
ایک دوا بھی بھیجوں گا۔"

(کم و بیش یہی الفاظ تھے) حضرت نیرؓ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ خط پڑھ کر میں اُٹھ بیٹھا کہ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندے نے لکھا ہے

"پرسوں دوا بھیجوں گا"

اب پرسوں تک تو میں مرتا نہیں۔ آگے دیکھا جائے گا۔ (اللہ اللہ وہ مخلص بندے یقین کے کس مرتبے پر تھے) فرمایا۔ چنانچہ دوا آئی۔ میں نے استعمال کی اور جس نیرؓ کے بارے میں ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اس کے پھیپھڑے چھلنی ہو چکے ہیں اور یہ بچے گا نہیں۔ وہی نیرؓ ایک مسیحا کے دَم سے ابھی تک زندہ ہے۔ اور انہی پھیپھڑوں کے ساتھ وہی نیرؓ دعوت الی اللہ کی مہمات میں، برفیلی سرزمینوں میں، گرتی ہوئی برف کے درمیان بولا۔ افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں چلتی ہوئی بادِ صرصر میں بھی بولا۔ اور اب تک (۱۹۴۵ء میں) یہاں دینِ حق کا بول بالا کرنے میں مصروف ہے۔

۴۔ حضرت نیرؓ صاحب کا بیان فرمودہ ایک لطیف واقعہ یاد آ رہا ہے جو حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں) کے اوّلین رفیقوں میں سے ایک رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے ساتھ امریکہ میں پیش آیا تھا۔ حضرت مفتی صاحب چند نَو احمدیوں امریکن مرد و زن کو ساتھ لے کر مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ ان نَو احمدیوں نے صرف چند روز پہلے ہی دینِ حق قبول کیا تھا۔ حضرت مفتی صاحب نے سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ پھر رکوع میں چلے گئے۔ پیچھے سے صف میں سے ایک خاتون بولی ونس مور پلیز! (ONCE MORE PLEASE) اس واقعہ سے بطور لطیفہ حظ اٹھانے کے علاوہ قرآن کریم کی مسحور کن شیرینی کی اثر انگیزی کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

۵۔ رائل انڈین نیوی میں ایک سکھ آفیسر تھے۔ خاکسار راقم الحروف اور محترم کموڈور رحمت اللہ صاحب باجوہ کی ان سے اکثر مذہبی گفتگو رہتی تھی۔ ایک روز خاکسار سے کہنے لگے کہ اچھا آپ فرض کر لیں کہ آپ دینِ حق کے پیرو نہیں ہیں اور میں فرض کرتا ہوں کہ میں سکھ نہیں ہوں اس طرح سے خالی الذّہن ہو کر غیر جانبدارانہ طریق سے بات کرتے ہیں۔ خاکسار جھٹ مان گیا۔ بقول حضرت مولانا عبدالکریم صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) خاکسار کی فطرت اس وقت ہنوز بہت سا درسِ معرفت چاہتی تھی۔ اس پر ان آفیسر نے بتایا کہ یہی بات ایک بار انہوں نے حضرت نیرؓ صاحب کو پیش کی تھی تو انہوں نے اسے سختی سے رَدّ کر دیا تھا اور فرمایا تھا۔

"میں اپنے آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لحظے کے لئے بھی جُدا نہیں کر سکتا۔ نہیں ایک مفروضے کے طور پر بھی نہیں۔"

یہ تھی ایک پختہ ایمان والے عارف کی سوچ۔

اپنے محبوب امام (دوسرے امام۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) سے عشق کا یہ عالم تھا کہ سالٹ پانڈ جھیل کے کنارے تصوّرِ محبوب میں کھوئے ہوئے بیٹھے تھے۔ دُوری اور فراق کی ٹیسیں گیت کے کچھ بولوں میں ڈھل گئیں جو حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مشہور گیت

"موراچین گیو موری نیند گئی"

کی طرز پر تھے۔ وارفتگیٔ شوق اور جذبِ دروں کا کرشمہ دیکھئے کہ اسی رات خواب میں امام ہمام سے ملاقات ہو گئی۔ تب لکھا

"موسے آکے ملا مورا بانکا بلم
موہے چین پرا موہے نیند پری"

ان سرمایۂ حیات صحبتوں کا کہاں تک تذکرہ کروں۔ یہ چند سطور لکھکر ان شیریں یادوں سے منہ موڑتا ہوں اور ان محترم بزرگ کے درجات کی بلندی کی دعا کرتا ہوں

ویلش زبان میں منتخب آیات

شمالی ویلز کی پریس ٹیٹن (PRES TATYN) کی چھوٹی سی احمدیہ جماعت نے قرآن مجید اور احادیث کے انتخاب کے مقامی زبان (ویلش) میں ترجمہ کئے جانے اور اس کی اشاعت کے متعلق ایک جلسے کا انعقاد کیا۔ اس جلسے کی صدارت مکرم آفتاب احمد خان صاحب۔ برطانیہ کی احمدیہ جماعت کے امیر نے کی اور قاضی ناصر احمد صاحب بھٹی جو مقامی جماعت کے صدر ہیں نے استقبالیہ تقریر کی۔ اس کے بعد تین تقریریں کی گئیں جن کے عنوان تھے

- مَیں نے دینِ حق کس طرح قبول کیا۔
- دینِ حق نے مجھے کیا کچھ دیا۔ اور
- قرآن کریم ۔ سب کے لئے

ان تقاریر کے مقرر نعمان نیومن صاحب مولوی طاہر صلبی صاحب اور مولانا عطاء المجیب صاحب راشد تھے۔ اس تقریب کو ٹی۔وی اور اخبارات میں خاصی پذیرائی حاصل ہوئی خدا کے فضل سے یونان کے ایک باشندے نے اس موقعہ پر احمدیت قبول کی۔

راہل پریس ٹیٹن RAHYL دز بیٹر نے ۱۵ جون ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں لکھا کہ جب مذہب کے فریفتہ ایران میں آیت اللہ خمینی کی دفات پر ماتم کر رہے تھے امن پسند احمدیوں نے یہاں قرآن کریم کے ویلش زبان میں منتخب آیات کے ترجمے کے سلسلے میں ایک تقریب منعقد کی، یہ موقعہ ان کے سَو سالہ سالگرہ سے بھی متعلق تھا۔ جو "پریس ٹیٹن" کے "لوا"

باقی صہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

آزادی کی لگن

آزادی کی لگن لگ جائے تو کسی فرد واحد کو یا کسی قوم کو بڑی سے بڑی طاقت بھی زیر تسلط نہیں رکھ سکتی۔ اور اگر زیر تسلط رکھنے والوں ہی کی طرف سے کوئی ہلکا سا بھی اشارہ مل جائے تو پھر اس آزادی کی لگن کو کسی طرح دبایا ہی نہیں جا سکتا حال ہی میں پولینڈ میں کمیونسٹ حکومت کا خاتمہ ہوا ہے اور اس کی جگہ سالیڈیریٹی نے لی ہے۔ سالیڈیریٹی ایک لمبے عرصے سے اپنے آپ کو منوانے کی کوشش کر رہی تھی اور اب وہ برسر اقتدار آ گئی ہے۔ پولینڈ کے قریب ہی تین غیر روسی علاقے روسیوں کے زیر تسلط میں لتھوانیا۔ اسٹونیا اور لٹویا ہیں تو یہ کمیونسٹ علاقے لیکن اب ماسکو کے تسلط سے آزاد ہونے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان تینوں علاقوں میں اب ماسکو سے آزاد ہونے ہی کی باتیں کی جاتی ہیں۔ دوسری طرف روس کے قدامت پسند اور وہ لوگ جو اپنے تسلط کو ڈھیلا نہیں پڑنے دینا چاہتے اس بات کے خواہاں ہیں کہ آزادی کی اس رو کو سختی کے ساتھ دبایا جائے۔ پولٹ بیورو کے ایک ممبر لیگوریگاشف (یہ ان لوگوں میں سب سے آگے آگے ہیں) اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ سیاسی طور پر ان تین ریاستوں کو پورے زور کے ساتھ دبایا جائے۔ اگرچہ جب وہ زور کا ذکر کرتے ہیں تو ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ تشدد آمیز ڈکٹیٹرانہ طریق سے نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دراصل سیاسی زور ہی کی بات کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ آزادی کی لگن اب اتنی آگے نکل چکی ہے کہ طاقت کے استعمال کے بغیر اس کو دبانا مشکل ہی نہیں ناممکن سا لگتا ہے۔ چین نے اپنے ملک میں جمہوریت پسند تحریک کو جس طرح سختی سے دبایا ہے۔ روس اس کے نقش قدم پر نہیں چل سکتا۔ میخائل گورباچوف نے تو اپنے نئے پروگراموں کے ذریعے خود ہی آزادی کی شمع روشن کر دی ہے اور اسی کے پیش نظر ایسی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ماسکو سے آزادی کا تقاضا کرنے لگی ہیں۔ اسٹونیا کے ایک صحافی نے کہا ہے کہ ہمیں دبانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمیں بتائے کہ ہم اپنے خیالات بدل لیں۔ وہ دن لد گئے جب ماسکو یہ کہا کرتا تھا کہ ہماری ری پبلک میں پارٹی کا کون رہنما ہوگا۔ اور سب کے سب لوگ اس تقرری سے اتفاق کر لیتے تھے یہ تو ممکن ہے کہ وہ ہمیں اس بات پر مجبور کر سکیں کہ ہمیں آزادی کے لئے مزید انتظار کرنا پڑے یعنی وہ ہماری کوششوں کی رفتار کو کم کر سکیں لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ہماری آزادی کی لگن کو کچل ڈالیں۔ کے جی بی کے افسر اعلیٰ وکٹور شیفری کوف — VIKTORCHEVRIKOV نے بھی حال ہی میں کہا ہے کہ بالٹک کی ریاستوں یعنی وہ تین جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ کی موجودہ روش کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ باوجود اس کے کہ انہیں بار بار متنبہ کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ ان خطوط پر آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں جن پر وہ چل رہے ہیں۔ سیاسی رہنماؤں نے جواباً اپنے پروگراموں کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ روسی حکومت اور کمیونسٹ پارٹی سے ان کے تعلقات کو ختم کیا جائے۔

پارلیمنٹ کا معمہ

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی نے لنڈن سے تحریر فرمایا۔ "اخبارات یہاں سب سے ضروری شے ہے۔ اور روزانہ یہاں اسقدر اخبارات شائع ہوتے ہیں کہ ایک شخص ان کو لے کر ایک مہینے میں بھی نہیں پڑھ سکتا۔ ان اخبارات میں عجیب عجیب خبریں اور واقعات شائع ہوتے ہیں۔ میں صرف ایک مثال لکھونگا۔ لنڈن کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار کا نامہ نگار پارلیمنٹ ہاؤس میں گیا اور وہاں جا کر کھڑکیوں کی تعداد معلوم کرنی چاہی۔ اس کے لئے اس نے کھڑکیاں صاف کرنے والوں سے پوچھا۔ وہ اس کی تعداد نہ بتا سکے۔ پھر ان کے افسروں کے پاس گیا۔ یہاں تک کہ عملہ تعمیر میں گیا اور ہر طرح سے کوشش کی کہ وہ صحیح تعداد معلوم کر سکے۔ اس پر اس نے ایک نہایت لمبا چوڑا نوٹ لکھا اور اس سلسلے کو ابھی چھوڑا نہیں۔ دوبارہ اس پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ ایک قسم کا تفنن ہے اور اپنی تفتیش کا نتیجہ شائع کیا ہے۔ کہ سال بھر آٹھ آدمی برابر کھڑکیوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کا کام کبھی ختم نہیں ہوتا یہ کھڑکیاں کبھی شمار نہیں کی گئی تھیں۔ اور کسی کو علم نہیں کہ کتنی ہیں۔ ان کھڑکیوں کی صفائی کے لئے بھی ایک باقاعدہ نظام ہے۔ بعض ایسی ہیں جو سال میں صرف ایک مرتبہ صاف ہوتی ہیں۔ ہزاروں ہیں جو ہر سہ ماہی صاف ہوتی رہتی ہیں اور ہزاروں ہی ہیں جو ماہانہ صاف ہوتی ہیں۔ اور پھر ہزاروں ہیں جو ہر پندرھویں دن صاف ہوتی ہیں۔ کھڑکیاں صاف کرنے والے اس پیشے کو پیشۂ تنہائی سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ لنڈن میں اس سے بڑھ کر اور کوئی کام تنہائی کا نہیں۔ اس نے کہا بگ بین (ویسٹ منسٹر کا سب سے بڑا گھنٹہ گھر) کے برج میں بعض کھڑکیاں پانچ سال کے بعد صاف ہوتی ہیں۔ ایک صاف کرنے والے ملازم نے بیان دیا کہ ہم کھڑکیوں کے صاف کرتے وقت ادھر ادھر دیکھ ہی نہیں سکتے۔

اخبار میں یہ تحقیقات "پارلیمنٹ کا معمہ" کے عنوان سے شائع کی گئی ہے۔ یہاں لوگ قدرتی طور پر اسرار اور مخفیات کے بہت شائق ہیں اور اخبارات سنسنی خیز عنوانوں سے ناظرین کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور اپنے ناظرین کے مذاق کا صحیح اندازہ کر کے (قطع نظر اس کے کہ وہ مذاق صحیح ہے یا غلط) ان کی تفریح بے ضرر کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ قتل اور خودکشی کی خبریں نہایت سرعت کے ساتھ شائع ہوتی ہیں۔ اس طرح چوری اور سینہ زوری کے واقعات اور اگر اور کچھ نہ ہو تو چڑیا گھر کے عجائبات تو کہیں نہیں گئے۔ اخبارات کے مصور کیمرا گلے میں ڈالے ادھر ادھر دوڑے پھرتے ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی دلچسپی کا موقعہ تاڑ کر تصویریں لے اڑتے ہیں۔

جھگڑے کی بنیاد

جھگڑا مذہبی ہو یا نسلی انسان جب مرنے مارنے پر آجاتا ہے تو اس سے زیادہ وحشی کوئی جنگل جانور بھی نہیں ہو سکتا۔ تاریخ میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ مذہبی جھگڑوں میں نہ صرف مارا پیٹا گیا۔ قتل کیا گیا۔ جسم کے ٹکڑے ٹکڑے الگ کر دیئے گئے بلکہ زندہ انسانوں کو نذر آتش کر کے ان کے گرد خوشی کے ناچ ناچے گئے۔ نسلی جھگڑے بھی اسی طرح رونما ہوتے رہے ہیں۔ اور ان کے بھی یہی نتائج سامنے آتے رہے ہیں۔ پرتاپ شرما نے ایک کتاب تصنیف کی ہے DAYS OF THE TURBAN "عمامہ کے ایام"۔ چھپی تو انگلستان میں ہے۔ پاکستان میں لبرٹی بکس (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے ذریعے فروخت کی جا رہی ہے۔ ۲۹۰ صفحات اور قیمت ۱۲۵ روپے۔

ہندوستان کے پنجاب میں جو کچھ آجکل ہو رہا ہے وہ بھی جھگڑوں کے سلسلے میں انسانی خیال اور اس کے عمل کا عروج ہے۔ کس کس طرح پورے کے پورے خاندان گولی کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ نہتے لوگوں پر اسلحہ کس بے دردی سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استعمال کیا جا رہا ہے۔ کلکتے کے اخبار سٹیٹسمین نے بتایا ہے کہ ۱۹۸۹ء کے پہلے ۵ مہینوں میں ۱۸۳۹ نہتے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ اور اس وقت سے اب تک ۴۴۸ اور جمع کر لئے جائیں۔ ان میں مرد بھی شامل ہیں۔ عورتیں بھی اور بچے بھی۔ قتل بھی کئے گئے اور ان کے جسمانی اعضاء کاٹ کر ہوا میں بکھرائے گئے۔ ان میں ہندو بھی شامل ہیں اور سکھ بھی۔ اگرچہ اکثریت ان میں سے ایسے لوگوں کی ہے جو ایک دوسرے کے مذہب کے خلاف منافرت کے جذبات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ سکھ کہتے ہیں ہمیں ہندوؤں کے خلاف کوئی بغض نہیں ہے۔ اور ہندو کہتے ہیں ہمیں سکھوں سے کوئی کینہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

ایک کہانی کی شکل میں ان ساری باتوں کو پرتاپ شرما نے اپنی کتاب "عامہ کے ایام" جو انگریزی میں لکھی گئی ہے۔ پیش کیا ہے۔

پرتاپ شرما ویسے تو ڈرامہ اور افسانہ لکھنے والے ہیں اور بچوں کا لٹریچر بھی تصنیف کرتے ہیں لیکن یہ ان کی پہلی کہانی ہے جو انہوں نے اپنے ماحول سے متاثر ہو کر لکھی ہے۔ اس کا سارا مواد گذشتہ تاریخ سے یا موجود الوقت لوگوں کی کارروائیوں سے لیا گیا ہے۔ اس بات کا بھی اس میں ذکر ہے کہ جب ہندوستان تقسیم ہوا تو ایسے مسلمان بھی تھے۔ جنہوں نے ہندوؤں اور سکھوں کی جانیں بچائیں اور اس کے بالمقابل ہندو اور سکھ بھی یقیناً ایسے تھے جنہوں نے مسلمانوں کی جانیں بچائیں۔ یہ بھی انسان کا ایک پہلو ہے اور کتنا حسین ہے یہ پہلو لیکن اس کے بالمقابل دوسرا پہلو سفید چادر پر دھبہ ہونے کی وجہ سے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔ اس کتاب میں تعصب، کینہ، قتل و غارت حرص و ہوس بندوق کی نالی ایسی باتوں کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ جھگڑا مذہبی ہو، لسانی ہو، یا نسلی ہو، انسان انہی باتوں کا سہارا لے کر دوسروں کی جانیں تلف کرنے پر تلا رہتا ہے۔ گولیوں کی بوچھاڑ میں خود مسکراتا ہے اور ہنستا ہے۔ دوسروں کو تڑپتے دیکھ کر ناچتا ہے اور خوش ہوتا ہے۔

۵

سکوں میں رات ہی گزرے نہ دن کو ہی قرار آئے
یہی دل کو لگی ہے بس کہ وہ جانِ بہار آئے

ہزاروں بار چمکا ہے ہزاروں بار ہی چمکے
ہمیں کیا چاند سے لینا نہ جب تک وہ نگار آئے

کبھی ہم چپ ہی رہتے ہیں کبھی ہم رو بھی لیتے ہیں
نہ یوں دل کو قرار آئے نہ یوں دل کو قرار آئے

چمن سے تم اگر جاؤ چمن ویرانہ ہو جائے
اگر صحرا میں جا بیٹھو تو صحرا میں بہار آئے

نہیں پابند شرق و غرب بے شک دلبری تیری
جہاں محفل سجا دو تم وہیں حسنِ بہار آئے

عجب کیفیت دل میں یہ پچھلے تین دن گزرے
جو مشکل سے گزرتے ہیں وہ لمحے بار بار آئے

گئے تھے شہر میں تیرے، وہاں دیکھیں تری گلیاں
گئے تھے بیقراری میں بہت ہی بیقرار آئے

وہی ہے کرب مہجوری وہی ہے انتظار ان کا
نہ جاں کو کچھ قرار آئے نہ جانِ انتظار آئے

نہ گل سینہ شگاف آئے نہ بلبل نالہ زن آئے
اگر کچھ حوصلہ پائیں اگر صبر و قرار آئے

تری محفل میں جب پہنچے تری محفل سے جب آئے
وہاں دل تھام کر بیٹھے وہاں سے اشکبار آئے

نہاں خانے میں دل کے جو قرار اپنا چھپایا تھا
بچا رکھی تھی جو پونجی وہ انکے پاس ہار آئے

خالد ہدایت بھٹی ایم۔اے

کیا آپ اپنے بچوں کو الفضل پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں؟

کھیل اور کھلاڑی

آل پاکستان موٹر سائیکل ریس پاکستان میں یورپ میں ہونیوالی کنٹرولڈ ٹریک موٹر سائیکل ریس کی طرز پر پہلی مرتبہ ۲۸۔ اور ۲۹ ستمبر کو فورٹریس سٹیڈیم لاہور میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس انوکھی دوڑ میں سواروں کو مصنوعی طرز پر بنائی گئی پہاڑیوں، نالوں اور ریگستانی علاقے سے گزرنا ہوگا۔ دوڑ کو محفوظ بنانے کیلئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔

موٹر سائیکلوں کی درجہ بندی کچھ اس طرح ہے:

۷۰ سے ۸۰ سی سی، ۱۰۰ سے ۱۲۵ سی سی، فری کلاس، سکوٹر کلاس اور ٹرک راڈنگ کلاس، اس دوڑ کے نتیجے جدید کمپیوٹر کے ذریعے حاصل کئے جائیں گے۔

اس سلسلے کی دوسری کڑی اکتوبر میں کراچی سے گلگت تک اسکوٹر ریلی ہوگی جس کے تمام تر اخراجات ریس کے پروموٹرز برداشت کرینگے۔ ان مقابلوں میں اول آنے والے کو سکوٹر، دوم کو ۱۰ ہزار روپے اور تیسری پوزیشن پر آنے والے کو ۵ ہزار روپے انعام دیا جائیگا۔

سویڈن سے ٹینس کے چار نوعمر کھلاڑیوں کی ایک ٹیم اپنے کوچ کے ہمراہ ۲۲ ستمبر کو پاکستان کا ۱۴ روزہ دورہ کر رہی ہے۔

پاکستان ٹینس فیڈریشن کی ٹیکنیکل کمیٹی نے اس دورے کا اہتمام کیا ہے۔ جسکا مقصد ٹینس کیلئے کوچنگ کلینک کا انعقاد ہے جس میں سویڈش نوعمر کھلاڑی اپنے بہترین کھیل کا مظاہرہ کریں گے۔ پروگرام کے مطابق کراچی میں ۲۲ ستمبر تا ۲۸ ستمبر اور لاہور میں ۳۰ ستمبر تا ۴ اکتوبر میچ کھیلے جائینگے۔ ۱۴ سال سے ۱۶ سال کے ان نوعمر کھلاڑیوں کے نام یہ ہیں۔

یالمارسن، آرسن، اوسکارسن، اور ارکسن جو اپنے کوچ مسٹر ہیلڈن سٹین کوسٹے کے ساتھ پاکستان کا دورہ کریں گے۔

جان شیر خان نے کوارٹر فائنل مقابلوں میں آسٹریلیا کے روڈنی آئیلس کو ۱۵-۱۲، ۱۵-۱۰، اور ۱۵-۱ سے شکست دے کر میچ جیت لیا ہے۔

ہانگ کانگ اوپن مقابلوں میں جان شیر خان کو یقینی طور پر تین آسٹریلوی کھلاڑیوں کے چیلنج کا سامنا ہے۔ اگر وہ یہ ٹورنامنٹ جیت لیں تو وہ آسٹریلوی کھلاڑیوں کے

۔یہ اقدام بین الاقوامی اولمپکس کمیٹی کے بڑھتے ہوئے دباؤ اور بعض ممالک کی جنوبی افریقہ کے کھلاڑیوں سے ناپسندیدگی کے باعث کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد ٹینس کی حالیہ اولمپکس حیثیت کو نقصان سے بچانا ہے۔ جنوبی افریقہ پہلے ہی تقریباً تمام بڑے ٹورنامنٹ نہ کھیلنے کا پابند ہے

انگلستان کے آل راؤنڈر کرکٹر بوتھم کو جب ٹیڈ ڈیکسٹر نے فون پر اطلاع دی کہ اسے جنوری میں ویسٹ انڈیز کے دورے میں شامل نہیں کیا جا رہا۔ تو اس خبر کو سن کر اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا کہ وہ کیا سن رہا ہے۔ کیونکہ ڈیکسٹر اور میکی سٹیوارٹ نے خود ہی اسے اس مقابلے کیلئے پورا سیزن خوب تیاری کروائی تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ آئندہ کئی سال تک بہت اچھا کھیل کھیلنے کی پوزیشن میں ہے۔ لیکن فی الحال وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ آئندہ موسم سرما میں اس کا کرکٹ کے میدان میں کیا پروگرام ہوگا۔ تاہم اگر اسے اپنے لئے کوئی الگ راستہ اختیار کرنا پڑا تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ کرکٹ کو خیرباد کہے گا۔

خلاف ہیٹ ٹرک مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ کوارٹر فائنل مقابلوں میں تین آسٹریلوی کھلاڑیوں کی جیت سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ جان شیر خان کا سیمی فائنل اور فائنل میں مقابلہ آسٹریلوی کھلاڑیوں سے ہوگا۔ جان شیر خان نے بتایا کہ جہانگیر خان ان مقابلوں میں تاخیر ہو جانے کی وجہ سے شرکت سے محروم رہے۔ اس طرح ان کی جیت کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔

بین الاقوامی ٹینس فیڈریشن (آئی، ٹی، ایف) نے جنوبی افریقہ کی ٹینس یونین کو معطل کر دیا ہے تاوقتیکہ جنوبی افریقہ اپنی نسل پرستی کی پالیسی سے دستبردار نہیں ہو جاتا۔

پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے۔ خواہ وہ تمام رات عبادت کرے۔ اور تمام دن روزہ دار رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امۃ الرقیب ایم بی بی ایس

قسط اوّل

بچّوں کی پرورش

عنوان بالا کے تحت محترمہ ڈاکٹر امۃ الرقیب صاحبہ ایم بی بی ایس نے ایک نہایت دلچسپ اور کار آمد کتاب لکھی ہے۔ موصوفہ جماعت کے ایک معروف مربیّ اور قلمکار وشاعر محترم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب (اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمتوں سے نوازے) کی صاحبزادی ہیں اور قلم کی روانی گویا وراثت میں پائی ہے۔ اس کتاب میں بچّے کی پیدائش، نوزائیدہ بچے کی پرورش اس کے نفسیاتی رجحانات، طبیّ احتیاطیں اور اس کے ساتھ دین کا نقطۂ نظر بھی جا بجا نہایت احسن رنگ میں بیان ہوا ہے۔

ادارہ الفضل اس کار آمد تحریر کو قسط وار شائع کر رہا ہے ـــــ (ادارہ)

اولاد کی خواہش کیوں؟

اس کتاب کے جملہ موضوعات کو زیر بحث لانے سے پہلے مختصر طور پر یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ جس اولاد کی پرورش اور تعلیم وتربیت کا ہم کو اس قدر فکر ہے اس اولاد کی خواہش کیوں ہونی چاہیئے۔ یعنی یہ کہ انسان کی پیدائش کی غرض کیا ہے۔ اس بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"انسان کو سوچنا چاہیئے کہ اسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کر دینا چاہیئے کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے۔ لیکن جب یہ ایک خاص اندازہ سے گزر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ . . . پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۰، ۳۷۱)

یعنی اگر یہ چاہیں کہ اولاد نیک ہو تو خدا تعالیٰ کی عبادت کو اپنا شعار بنائیں۔ تاکہ ان کی اولاد بھی اسی حکمِ خداوند کی تعمیل کرے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"غرض مطلب یہ ہے کہ اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر ہونی چاہیئے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲)

حضور اسی ضمن میں مزید فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اِس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے . . . .

یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسرّ آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرّحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں . . . . اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہو گا۔ اِس سے گویا متقی ہونے کی دعا بھی ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۳)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے رحم اور اپنے فضل سے ہماری آنے والی نسلوں کو نیک متقی اور دیندار بنائے اور ہمارا ہر بچہ اور ہماری ہر بچی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والی ہو تاکہ ہم ایسا عالمی معاشرہ تشکیل دینے والے ہوں جس پر ہمارے محبوب مولیٰ کی محبت بھری نظریں پڑنے والی ہوں۔

بچے کی نشوونما

سات سال تک کے بچے کی نشوونما کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے میں بچوں کی نشوونما کو تین بنیادی حصوں میں تقسیم کرتی ہوں:

اول:۔ پیدائش سے قبل بچے کی نشوونما۔
دوم:۔ نوزائیدہ بچے کی نشوونما۔
سوم:۔ زمانۂ طفولیت میں بچّے کی نشوونما۔

پیدائش سے قبل رِحم مادر میں بچے کی نشوونما

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بچے کی نشوونما پیدائش کے بعد شروع ہوتی ہے یہ درست نہیں ہے حقیقت تو یہ ہے کہ بچے کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کا عمل رحم مادر میں پہلے مہینہ سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔

بچے کی صلاحیتیں جو اسے قدرت کی طرف سے ودیعت کی جاتی ہیں۔ ان کا ایک اندازہ حاصل کرنے کیلئے یہ جان لیں کہ رحم مادر میں قریباً ۲۲ ویں دن کان اور پھر آنکھیں بننی شروع ہو جاتی ہیں۔ (میڈیکل ایمبریولوجی از جین لینگ صفحہ ۳۶۸) دو ماہ مکمل ہونے تک ان کا بیشتر حصہ مکمل ہو چکا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں انسانی پیدائش کے بالکل ابتدائی مرحلے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے (دہر: ۳)

ہم نے انسان کو ایک ایسے نطفہ سے پیدا کیا جس میں مختلف قوتیں ملی ہوئی تھیں تاکہ ہم اس کی آزمائش کریں پھر ہم نے اس کو بہت سننے والا اور دیکھنے والا بنا دیا۔

اوپر جو ہم نے رحم مادر میں پیدا ہونے والی صلاحیتوں کا ذکر کیا ہے وہ قرآنی آیات کی تصدیق کرتی ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حمل کے ابتدائی دنوں میں رحم مادر میں ہی اللہ تعالیٰ نے بچے کو ایسی صلاحیتیں عطا کر دی ہیں۔ جن سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اِس لئے ضروری ہے کہ دوران حمل خواتین ایسے اعمال بجالائیں اور ایسے نیک کام کریں جو بچے کی ان قدرتی استعدادوں کی ترقی کا ذریعہ ہوں۔ اور ان کو نقصان نہ پہنچائیں بلکہ یہ صلاحیتیں زیادہ واضح طور پر پروان چڑھنے والی ہوں۔ ان ابتدائی ایام میں پھر حمل کے دیگر ایام میں بچہ مختلف تأثرات قبول کرتا ہے برٹش میڈیکل جرنل میں اس بارے میں ایک مضمون میں بتایا گیا ہے کہ

"بچے کا ماحول آواز، روشنی اور ہاتھ لگانے سے اثر قبول کرتا ہے اور ردعمل کے طور پر بچہ حرکت کرتا ہے خصوصاً ایسی بلند آوازیں جیسے دروازے کا زور دار آواز سے بند ہونا یا اونچی آواز میں موسیقی۔ یہ رحم مادر میں بچے تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور وہ ان کا ردِّ عمل ظاہر کرتا ہے۔ اور حرکت کرتا ہے"

(زندگی کا پہلا سال از ایچ۔ بی ویلمین۔ برٹش میڈیکل جرنل صفحہ ۲۳)

اس کے علاوہ اکثر خواتین نے مشاہدہ کیا ہو گا کہ جب کوئی ڈاکٹر حاملہ عورت کا الٹرا ساؤنڈ (ULTRA SOUND) معائنہ کرتا ہے تو بچہ ہلنے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ الٹرا ساؤنڈ ایک ایسی جدید مشین ہے جس کے ذریعہ طاقتور آواز کی لہریں ماں کے جسم سے گزاری جاتی ہیں۔ اور ان کی مدد سے بچے کی تصویر سکرین پر دیکھی جا سکتی ہے۔ جس سے بچہ کی ذہنی اور جسمانی صحت کا تعین کیا جاتا ہے۔ یہ لہریں جب بچے تک پہنچتی ہیں تو بچہ ہلنے لگتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ بچہ رحم مادر میں بھی سن سکتا ہے۔

ڈاکٹروں کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ:۔

"رِحم مادر میں تو بچہ ایسی آوازوں پر بھی ردعمل ظاہر کرتا ہے جو یا تو بہت ہی آہستہ ہوتی ہیں اور یا بہت بلند اور ایسی آوازوں کو عام بڑے آدمی کا کان بھی نہیں سن سکتا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کان کے علاوہ بھی کوئی ایسا حسّاس نظام ماں کے پیٹ میں موجود ہوتا ہے جو اور کہیں نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ نظام پیدائش کے بعد ساتھ نہیں ہوتا" ایضاً ص ۲۳

وہ مزید لکھتے ہیں۔

"حمل کے شروع کے ایام میں بچے کی آنکھ کا بیشتر حصہ بن چکا ہوتا ہے اور رحمِ مادر میں جب بچہ اپنی پوزیشن تبدیل کرتا ہے یعنی حرکت کرتا ہے اور یا جب سوتا ہے تو اس وقت اس کی آنکھ بھی حرکت کرتی ہے اور حمل کے آخری ایّام میں بعض دفعہ تیز روشنی باہر کے ماحول سے رحمِ مادر میں داخل ہو کر بچّے تک پہنچتی ہے اور اس روشنی کے زیرِ اثر بچّے کی حرکت بڑھ جاتی ہے۔" (ایضاً ص ۲۳)

پیدائش سے قبل نہ صرف بچہ سُن سکتا ہے اور تیز روشنی کو دیکھ سکتا ہے بلکہ اگر بچّے کے اپنے ہاتھ اس کے جسم کے باقی حصّوں کو لگیں تو اس کا جسم اس لمس کو محسوس کرتا ہے اور اس کے ردِّ عمل کے طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمِ مادر میں بچہ حرکت کرتا ہے

اسی مضمون کو بھی پروفیسر ولیمین اپنے مضمون میں یوں تحریر کرتے ہیں:

"حمل کے شروع کے ایام میں جب بچے کے ہاتھ اسکے منہ کو چھوتے ہیں تو رحمِ مادر میں بچہ اپنا سر اپنے ہاتھوں سے دُور کر لیتا ہے۔ اس کا مُنہ کھل جاتا ہے۔ لیکن حمل کے آخری ایام میں بچہ اپنے سر کو اپنے ہاتھوں کی طرف لے جاتا ہے بلکہ یہاں تک کہ اپنی انگلی اپنے کھلے ہوئے منہ میں ڈال سکتا ہے اور انگلی کو چوستا بھی ہے۔" (ایضاً ص۲۴)

اس کے علاوہ بچہ رحمِ مادر میں درد کو بھی محسوس کرتا ہے۔ ڈاکٹر برنارڈ ولیمین لکھتے ہیں:

"اگر ماں کے رحم میں بچے کے کسی قسم کے آپریشن کی ضرورت پیش آجائے مثلاً خون بدلنا ہو تو بچہ کو ماں کے ذریعہ خاص مقدار میں سکون آور دوا یا درد دُور کرنے کی دوا دینی پڑتی ہے تاکہ بچہ درد کو محسوس نہ کرے ورنہ وہ سُوئی کی تکلیف سے بچنے کے لئے رحمِ مادر میں حرکت کرے گا اور اس حرکت کی وجہ سے سُوئی بچے کے پیٹ میں نہیں ڈالی جا سکے گی۔ اس طرح کے آپریشن کے دوران بچے کے دِل کی حرکت کا بڑھ جانا اور بچے کا زیادہ حرکت کرنا یہ بتاتا ہے کہ بچے کو درد کی تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔"

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ پیدائش سے پہلے ہی بچے کی قوتیں اور حسیں کام کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ اسلئے پیدائش سے پہلے ماں کے پیٹ سے ہی اس کی تعلیم و تربیت اور روحانی ارتقاء کی کوشش شروع کی جاسکتی ہے۔ اونچی آواز سے متأثر ہونے سے پتہ چلتا ہے کہ اگر تلاوتِ قرآن کریم اونچی آواز میں اس کی ماں یا گھر کے دوسرے افراد کریں تو یہ بابرکت آواز بچے کے کان تک پہنچ کر بچے کی روحانی نشوونما میں مدد دے گی۔

قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولوی نورالدین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے اپنی ماں کے پیٹ میں قرآن سُنا ہوا ہے۔

اسکے علاوہ نیک والدین کے نیک اور پاکیزہ خیالات کو سُننے یا ماں کے خون کے ذریعہ سے اس کے جسم میں نیکی اور پاکیزگی داخل ہو تو پیدائش سے پہلے ہی بچے کو نیکی اور سعادت کی راہ پر ڈالا جاسکتا ہے۔ اور پیدائش سے قبل ہی اگر اس کو نیک نظارے دیکھنے کو ملیں کیونکہ اگر وہ تیز روشنی کو محسوس کر سکتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ دیکھ سکتا ہے تو اس کا اس پر بہت اچھا اثر مرتب ہو سکتا ہے۔ الغرض بچے کی تربیت اس کی ماں کے پیٹ سے ہی شروع کی جائے۔

ماں کی ذہنی اور روحانی کیفیات کا اثر

ماں کی ذہنی اور روحانی کیفیت کا اثر بچے پر پڑتا ہے۔ ایک تھکی ہوئی اور پریشان حال ماں کا بچے کی نشوونما پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے ترجمہ۔ اور تم مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔ (بنی اسرائیل ۳۲۱)

اس آیت کریمہ سے اس طرف بھی اشارہ ہوتا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ حمل کے ایام میں بیوی اور بچے کا خیال رکھے۔ مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کی صحت، خوراک اور لباس کی طرف خصوصی توجہ دے کیونکہ ایامِ حمل میں لباس بھی صاف ستھرا، ڈھیلا اور آرام دہ ہونا چاہیئے۔

حضرت فضلِ عمر مندرجہ بالا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قتل کا لفظ استعمال کرنے کی میرے نزدیک یہ بھی وجہ ہے کہ اگر صرف یوں کہا جاتا کہ اولاد پر ضرور خرچ کیا کرو تو ان الفاظ میں ان بالواسطہ اثرات کی طرف اشارہ نہ ہوتا جو اولاد کی زندگی پر پڑتے ہیں لیکن ان الفاظ کے استعمال نے تمام بالواسطہ تاثیرات کو بھی اپنے اندر شامل کر لیا ہے۔ مثلاً بیوی کی خوراک اور مناسب لباس کا خیال رکھنا یا دُودھ پلانے یا ایامِ حمل میں اس پر کام کا بہت بوجھ ڈال دینا۔ یہ سب وہ امور ہیں جن سے اولاد پر بُرا اثر پڑتا ہے یا تو بچے ضائع ہو جاتے ہیں یا ان کی صحتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔"

اس سلسلہ میں ڈاکٹر برنارڈ ولیمین لکھتے ہیں:

"جب ماں جذباتی دباؤ میں ہو تو رحمِ مادر میں بچے کی حرکات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جب ماں تھکی ہوئی ہو تب بھی بچے کی حرکات پر اس کا اثر دکھائی دیتا ہے۔" (ایضاً ص۲۴)

مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ماں کے خیالات و افکار اور محسوسات کا بچے پر اثر پڑتا ہے یعنی ماں کے پیٹ میں پرورش پانے والا بچہ وہ تمام اثرات محسوس کرتا ہے جو ماں محسوس کر رہی ہوتی ہے۔ اس لیئے اگر ماں کے خیالات و افکار ان دِنوں میں پاکیزہ ہوں گے تو ہونے والا بچہ صحت مند، نیک اور صالح ہو گا۔

جینیئس بچے پیدا کرنے کا طریق

موجودہ سائینسی دَور میں رحمِ مادر سے ہی بچے کی تعلیم کا سلسلہ شروع کرنے کی سکیمیں بن رہی ہیں۔ امریکہ کی کیلیفورنیا یونیورسٹی میں ڈاکٹروں نے ماؤں کو ایک تجربہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ مائیں مختلف کتابچے، وڈیو کیسٹ اور ڈاکٹروں کی کلاس سے ہدایات لے کر کاغذ کے پائپ کو پیٹ پر رکھ کر بلند آواز میں بچے کو سمجھاتی رہتی ہیں۔ اس جدید تحقیق کا نقطۂ مرکزی یہ نظریہ ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ میں زیادہ حساس ہوتا ہے۔ (بحوالہ روزنامہ جنگ ۲۳ ستمبر ۱۹۸۷ء)

پس بچے کی بہترین نشوونما کے لئے ایامِ حمل میں اس کی ماں کی ذمہ داریاں بہت نازک اور اہم ہو جاتی ہیں۔ اِس سلسلہ میں چند احتیاطی تدابیر کا بیان ضروری ہے۔

حمل کے ایام میں خواتین کیلئے چند ضروری احتیاطیں

۱۔ خواتین کے لئے بے حد ضروری ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ یعنی ہفتہ وار یا پندرہ روزہ جیسے ڈاکٹر ہدایت دے اپنا طبی معائنہ کرواتی رہیں اور ہسپتال میں اپنا کیس درج کروائیں۔

۲۔ وہ تمام ٹیسٹ جو خواتین کو ڈاکٹر لکھ کر دیں وہ کروائیں۔

۳۔ اپنی کسی دوسری بیماری کے سلسلہ میں ڈاکٹر سے مشورہ کرتے وقت اسے اپنا حاملہ ہونا بتا دیویں تاکہ وہ مناسب تشخیص اور دوا تجویز کرے۔

اخبارِ احمدیہ

ولادت

مکرم اعجاز احمد صاحب ممتاز آف راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے ۳۰ ستمبر ۸۹ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جسکا نام عمیس احمد تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ تحریکِ وقفِ نو کے تحت وقف کر دیا گیا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کا خادم بنائے۔

نمایاں کامیابی

عزیز محمد نعمان متعلم کیڈٹ کالج پٹارو ابن مکرم محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بشیر آباد نے امسال حیدر آباد بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں ۷۴۸/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے بورڈ میں گیارہویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

انصر احمد نے امسال امتحان مڈل سٹینڈرڈ سرگودہا ڈویژن میں خدا کے فضل سے ۷۰۸/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے سکول بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور وظیفہ کا حق دار ٹھہرا ہے۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(چوہدری منور احمد دارالصدر شمالی ربوہ)

اعلانِ نکاح

مکرم منور احمد صاحب خالد ابن مکرم منشی شیخ احمد صاحب مبارک آباد سندھ کا نکاح مکرمہ ناصرہ نرگس صاحبہ بنت مکرم محمد حسین صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ کے ہمراہ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۴ ستمبر کو بیت المبارک میں مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے پڑھا۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے باعثِ برکت بنائے۔

لجنات توجہ فرمائیں

• تمام لجنات کی عہدیداران نوٹ فرمالیں کہ لجنہ کی سالانہ رپورٹ بھجوانے کی آخری تاریخ ۵ اکتوبر ہے۔ براہِ مہربانی اپنی اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں مقررہ تاریخ تک بھجوادیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی خوشی اس میں ہے کہ دین کو غلبہ حاصل ہو

ارشادات عالیہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)

حضور نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دینی فتوحات کے عقب میں آنے والی سیاسی فتوحات کی خوشخبریاں بھی دی گئیں تو اس کے نتیجہ میں آپ فکر مند ہوگئے اور فرمایا کہ تم پر نعماء دنیا کے دروازے کھولے جائیں گے اور تم اپنے گھروں کو اس طرح سجاؤ گے جیسے خانہ کعبہ کو سجایا جاتا ہے۔ لیکن سنو! تم جو میرے سامنے بیٹھے ہو، تمہاری حالت ان بعد میں آنے والوں سے بدرجہا بہتر ہے، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اصل فتح دین کی فتح تھی، اخلاق کی فتح تھی، کردار کی فتح تھی۔ آپ کے نزدیک فتح اپنے نفس پر غالب آنے کا نام تھا اور روحانی نعمتیں ہی اصل نعمتیں تھیں اور ان کے مقابل پر بعد میں آنے والی دنیاوی فتح اور دنیوی نعمتوں کی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں کوئی بھی قیمت نہیں تھی۔

فرمایا کہ:

ظاہری نعمتوں کا میسر آنا ایک ثانوی چیز ہے۔ حقیقی نعمت، حقیقی خیر، حقیقی خوشی اس میں ہے کہ دین کو غلبہ حاصل ہو۔ وہ غلبہ اجسام کی بجائے دلوں پر ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی زندگیاں لے کر نہیں بلکہ دوسروں کو زندگیاں عطاء کر کے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ کے دین کا غلبہ از سر نو ملنے والی روحانی زندگی کے غلبہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اللہ کے دین کا غلبہ وہ قیامت ہے جس میں شیطان پر موت آتی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ اپریل ۱۹۸۶ء، بیت الفضل، لندن)

بقیہ: ویلش زبان میں منتخب آیات

سنٹر میں منعقد کی گئی۔ اس گروہ کے لوگ کہتے ہیں کہ ان کی مذہبی کتاب تشدد کی مذمت کرتی ہے۔ ان لوگوں کی جماعت حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ایک چھوٹے سے گاؤں میں شروع کی تھی۔ ان کی جماعت کے مقامی چیئرمین نسیم بھٹی صاحب نے ۸۰ افراد کو "نودا" میں خوش آمدید کہا۔ ان میں سے کچھ ممبر آف پارلیمنٹ بھی تھے، کچھ مقامی کونسلر۔ سارے قرآن مجید کا ترجمہ ریکسیم ین کر رہے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ دو سال میں یہ ترجمہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ میں دس ہزار احمدی ہیں۔ ان سب نے ایران میں جو تشدد ہو رہا ہے اس کی مذمت کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی سلمان رشدی کے خلاف موت کے فتوے کی بھی۔ پاکستان میں اس گروہ کے افراد کے ساتھ جنرل ضیاء جو گذشتہ سال ہلاک ہوئے کے دور میں بڑا تشدد آمیز رویہ اختیار کیا گیا۔

خبریں

• ضلع حیدر آباد میں بھٹ شاہ کے مقام پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ اپنے اختلافات ختم کر کے ملک اور قوم کی بھلائی کے لئے متحد ہو جائیں انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت جبر سے پاک اور انصاف پر مبنی معاشرہ کے قیام کے لئے کوشاں ہے اور اس ضمن میں وہ شاہ لطیف بھٹائی کی تعلیمات کو مشعلِ راہ بنائے گی۔

• حیدر آباد میں طلباء کے دو گروپوں میں تصادم کے نتیجے میں ہنگامے شروع ہو گئے جس کے نتیجے میں ۱۶ افراد ہلاک اور ۲۵ سے زائد شدید زخمی ہو گئے۔ کرفیو لگا دیا گیا ہے اور تعلیمی اداروں میں چھٹی کر دی گئی ہے۔ فوج اور رینجرز نے گشت شروع کر دی ہے۔

• واہ فیکٹری میں پانی کا ٹینک پھٹ جانے کی وجہ سے چھت اڑ گئی۔ جس سے ایک شخص ہلاک اور ۸ زخمی ہو گئے انتظامیہ کا موقف ہے کہ یہ دھماکہ تخریب کاری کی وجہ سے نہیں ہوا۔ تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

• پنجاب میں امن کمیٹیوں کو مستقل حیثیت دے دی گئی ہے۔ اور یہ کمیٹیاں محلہ کی سطح پر چھوٹے موٹے تنازعات حل کروانے کے علاوہ امن وامان برقرار رکھنے کی ذمہ دار بھی ہونگی۔

• وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے روسی خبر رساں ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ مسئلہ افغانستان کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ روس اپنے افغان دوستوں کو اقتدار سے دست برداری پر آمادہ کرے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ ہم روس کے ساتھ باہمی تعلقات کو افغانستان کے مسئلہ سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔

• جنرل مرزا اسلم بیگ کے اس بیان پر کہ نجیب اللہ کی برطرفی کی صورت میں مجاہدین کو کابل حکومت سے مذاکرات کرنے چاہئیں۔ تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ یہ پاکستان کی پالیسی میں تبدیلی ہے۔ اور اس کی وجہ سے امریکی انتظامیہ اس تبدیلی پر حیران ہے اور الجھن کا شکار ہو گئی ہے۔

• سندھ میں چینی فروخت کرنے کے لئے موبائل سروس شروع ہو گئی ہے۔ این۔ ایل۔ سی کی ۱۳ ٹیمیں صوبے کے تمام ضلعوں میں ۱۰ روپے کلو چینی فروخت کریں گی۔

• جان شیر خان نے ہانگ کانگ اوپن سکواش چیمپئن شپ جیتنے کی ہیٹ ٹرک کر لی۔ جان شیر خان نے آسٹریلیا کے کرس ڈٹمار کو ہرا کر ہانگ کانگ اوپن سکواش ٹورنامنٹ مسلسل تیسری بار جیت لیا۔

ضرورت ہے

• دفتر لجنہ میں لیڈی کلرک کی خالی آسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں تعلیمی قابلیت کم از کم بی۔ اے ہو اور انگلش اچھی جانتی ہو۔ ٹائپ جاننے والی کو ترجیح دی جائے گی۔

آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ

سرزمینِ قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

۷۴۸۴۴، ۹۰۶، ـــ، ۳۱۰۲۶، ـ

دمہ کورس	پرانا نزلہ کورس	زکام کورس	بندش ناک کورس	ٹی۔ بی کورس
ASTHMA COURSE	CATARRH COURSE	COLD COURSE	NASAL COURSE	T.B COURSE
۴۰ روزہ کورس	مختصر کورس	مختصر کورس	مختصر کورس	۳۰ روزہ کورس
قیمت -/۶۰	قیمت -/۱۶	قیمت -/۱۶	قیمت -/۱۶	قیمت -/۵۰

تفصیلی لٹریچر -/۳ کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ

فون: سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز ۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷